لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

جلد نمبر 19 ماہ ہجرت 1396 ہجری شمسی، بمطابق مئی 2017ء شمارہ نمبر: 5

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی:۔محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ، محترمہ صابرہ احمد صاحبہ

القرآن الحکیم

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْاٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (اٰل عمران : 111)

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ان میں مؤمن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

ترجمہ:۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ مِنھاجِ النبوّۃ قائم ہوگی۔پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی...جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔اس کے بعد پھر خلافت علیٰ مِنھاجِ النبوّۃ قائم ہوگی۔یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔''

(مسند احمد 273/4 مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر، ''حدیقۃ الصالحین'' حدیث 978، صفحہ 928، ایڈیشن 2006ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''...خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے...'' (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 353، ایڈیشن 2008ء)

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت کی اطاعت کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔''اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے، خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی، وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا...ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں۔یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا...تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔'' (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 246 تا 248۔تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 60)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیحِ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔''قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متّحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دینِ حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔پس اس قدرت کیساتھ کامل اِخلاص اور محبّت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ مَحبّت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس مَحبّت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔اِمام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لیے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لیے ایک ڈھال ہے۔'' (الفضل انٹرنیشنل، 23 مئی 2003ء، صفحہ 1)

''... واضح ہو کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 76,75 ایڈیشن 2006ء)

خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا:۔

''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔اپنی عاقبت خراب نہ کرلے۔پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (مشعل راہ، جلد پنجم، حصہ دوم، صفحہ 21,20، ایڈیشن 2006ء)

امام کی ضرورت، مقام واہمیت

مکرمہ رفعت زاہد صاحبہ۔ Billstedt

خدا تعالیٰ کی اطاعت کا راستہ تلاش کرنے کے لئے ہر انسان کو کسی راہبر رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ایک انسان بغیر کسی بیان کے دوسرے انسان کی خواہشات کو معلوم نہیں کرسکتا تو وراء الوراء ذات کا منشاء معلوم کرنا ناممکن ہے۔ جب تک وہ پاک ذات اس کا اظہار اپنی صفت رحمیت سے نہ فرماوے۔ اسی طرح بغیر اس کی رہنمائی کے تقویٰ کی راہ میں ترقی کرنا بھی ممکن نہیں۔ چنانچہ اپنی مخلوق پر رحم و کرم فرماتے ہوئے رب العالمین نے نبوت کا سلسلہ قائم فرمایا۔ تا دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید کا بول بالا ہو اور وہ اپنی مخلوق کو تاریکیوں اور گمراہی کے راستوں سے نکالے اور وہ اس پاک ذات کا قرب پاسکیں۔ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کی مدد کرتا ہے اور انہیں کامیابی عطا کرتا ہے۔ اور اسے متقی اور صالحین کی جماعت عنایت کر دیتا ہے۔ کیونکہ صالحین کی جماعت کو ایک امام کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کو یہ دعا سکھائی۔ ''وَا جْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔'' یعنی ''ہمیں متقیوں کا امام بنا''۔ یہ اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے امام بھیجتا ہے۔ چنانچہ جب دنیا میں کوئی امام آتا ہے تو ہزار انوار اس کے ساتھ آتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی کریم **صلی اللہ علیہ وسلم** نے امام زمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لئے قائم کی ہے۔ حضرت مسیح موعود **علیہ السلام** حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''...کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کیلئے کافی ہوسکتی ہے کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں سو بموجب اس نبوی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش میں لگا رہے۔'' (''ضرورۃ الامام'' روحانی خزائن جلد 13 ماخوذ از صفحہ 472 ایڈیشن 2009ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا یہ وقت کسی مدعی کی ضرورت کا داعی ہے یا نہیں؟ پس ضرورت تو ایسی صاف ہے کہ اس پر زیادہ کہنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں۔ اسلام پر اس صدی میں وہ وہ حملے کئے گئے ہیں جن کے سننے اور بیان کرنے سے ایک مسلمان کے دل پر لرزہ پڑتا ہے۔...اب ایسی صورت میں کہ اسلام کو پاؤں کے نیچے کچلا جارہا ہے کیا ضرورت نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے سچے دین کی حمایت کرتا۔..اور اپنے وعدہ کے موافق اس کی حفاظت فرماتا...۔'' (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 541، ایڈیشن 2010ء)

امام کون ہوتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''یہ صحیح نہیں ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اس پر کھلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہوسکتا ہے بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے۔ جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقویٰ اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہیں کہلا سکتا...۔''
(''ضرورۃ الامام'' روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 472 ایڈیشن 2009ء)

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں ''...امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد، سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے معمور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔'' (ضرورۃ الامام، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 495، ایڈیشن 2009ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''... وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اور بایں ہمہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے...'' (ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 477 ایڈیشن 2009ء)

حضرت سید محمد اسماعیل صاحب شہید فرماتے ہیں ''امام، رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے، تمام اکابرامت و بزرگان ملت ملازموں اور خدمت گاروں اور جان نثار غلاموں کی مانند ہیں۔ پس جس طرح تمام اکابر سلطنت وارکان مملکت کے لئے شہزادۂ والا قدر کی تعظیم ضروری ہے اور اس سے توسل واجب ہے اور اس سے مقابلہ نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے، ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے۔ اور اس کے حضور اپنے علم اور کمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا دونوں جہان کی شقاوت ہے۔ اس کے ساتھ یگانگت رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسول سے بیگانگی ہے۔''
(بحوالہ ''خلافت کی اہمیت وبرکات'' از محمد الیاس منیر صاحب، الفضل انٹرنیشنل، 21 تا 27 مئی 1999ء صفحہ 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے...اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے..تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں۔''
(''خلافۃ علیٰ منہاج نبوۃ'' افاضات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ، جلد سوم صفحہ 350 فضل عمر فاؤنڈیشن)

ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت میں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''میں نقارہ کی آواز سے کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ سب بطور نشان امامت ہے، جو شخص اس نشانِ امامت کو دکھلائے اور ثابت کرے کہ وہ فضائل میں مجھ سے بڑھ کر ہے، میں اس کو دستِ بیعت دینے کو طیار ہوں ...جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا، عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا اور اب حجت اللہ کے نیچے ہے۔'' (''ضرورۃ الامام'' روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 501,502، ایڈیشن 2009ء)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ''بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو...۔''
(''ضرورۃ الامام'' روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 498، ایڈیشن 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیحِ الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سوائے امام کے ترقی نہیں ہوسکتی کسی نے کہا کہ آجکل جہاد ہوتا ہے میں نے کہا کہیں نہیں ہوتا جہاد یہ ہے کہ ان کا امام ہو اور وہ حکم دے۔ اس کے ماتحت کام کریں آج کل عام مسلمانوں میں کوئی امام نہیں۔'' (''خطبات نور'' صفحہ 622، ایڈیشن چہارم 2003ء، نظارت نشر و اشاعت، قادیان)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں ''کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا...اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاّ بھی کرسکتا ہے۔ اس لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔'' (تاریخ احمدیت، جلد 3، صفحہ 262، ایڈیشن 2007ء)

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں ''یاد رکھو! ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے ... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حق دار نہیں ہوسکتا۔'' (''خطبات محمود'' صفحہ 553، جلد 27، خطبہ بیان فرمودہ 25 اکتوبر 1946ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ''...وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو، وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کام کرسکتا ہے۔'' (از خطبات محمود، جلد 27، صفحہ 575، خطبہ جمعہ یکم نومبر 1946)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جائے۔ اس زمانہ میں مسیح محمدی کے غلاموں میں شامل ہو کر ''**نحن انصار اللہ**'' کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے ایمان کو بھی کامل کرتے چلے جائیں۔ اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے معیار بھی بلند سے بلند کرتے چلے جائیں۔ اور جب یہ ہوگا تو ہر فرد بھی اس زمانہ کے امام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو انفرادی طور پر بھی اپنے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھے گا۔ اور اجتماعی طور پر تو یہ مقدر ہو ہی چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مؤمنوں کی اس جماعت نے جو مسیح محمدی سے منسوب ہے تمام دنیا پر غالب آنا ہے۔'' (خطابات امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صفحہ 101، ایڈیشن 2009ء، مطبوعہ یوکے)

امام کا کام کوئی معمولی کام نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا اک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جس کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم زمانہ کے امام پر ایمان لائے ہیں تو ہمارے سجدے اور ہماری عبادتیں اس ایمان کی گواہ ہونی چاہئیں۔ ہمیں وہ معیار حاصل کرنا چاہئے جو خدا کا قرب دلانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا قیام

مکرمہ درثمین احمد صاحبہ Bad Marienberg

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ۔ (المجادلہ:۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے اور اسکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ انکی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسکی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 ایڈیشن 2009)

قیام خلافت سے متعلق ارشاد خداوندی:۔

اس لئے قرآن پاک میں ”سورۃ النور“ کی آیت 56 میں جو کہ آیت استخلاف کے نام سے موسوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خلافت کا جو وعدہ کیا ہے وہ صرف خلافت راشدہ کے حوالے سے نہ تھا بلکہ بعثت ثانی کا بھی اس میں ذکر ہے۔ اور اس آیت استخلاف میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور خلافت دونوں شامل ہیں۔

قرآن مجید کی آیت استخلاف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نظامِ خلافت جو مومنوں کو بطور انعام عطا کیا جاتا ہے ایک نہایت ہی بابرکت اور عظیم الشان نظامِ قیادت ہے۔ ایمان اور عملِ صالحہ کے زیور سے آراستہ جماعتِ مومنین میں یہ نظام خود خدا تعالیٰ کے ہاتھوں قائم کیا جاتا ہے۔ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور اسی نور کا ظلِ کامل ہے۔ (نظامِ خلافت، برکات اور ہماری ذمہ داریاں، صفحہ 18، ایڈیشن جولائی 2006)

اسی نظامِ خلافت کی عظمت اور اس کی حکمت اور برکت کے بارہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں ”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(”شہادۃ القرآن“، روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 353، ایڈیشن 2009)

خلافت علی منہاج النبوۃ سے متعلق سفرنگ دساتیر کی پیشگوئی:۔

زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسانِ اوّل کی درج کردہ ایک پیشگوئی درج کی جاتی ہے۔ اس پیش گوئی کے اصل الفاظ تو پہلوی زبان میں ہیں جسے زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے۔ اس پیش گوئی کے الفاظ کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ ترجمہ:۔ ”پھر ایک عرصہ بعد انکی آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگی اور خاک پرستی شروع کر دیں گے۔ (جیسے شیعہ اصحاب کربلا کی مٹی کی ٹکیہ سامنے رکھ کر نماز پڑھتے ہیں اور اس پر سجدہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ قبر پرستی کرتے ہیں۔) اور روز بروز ان میں دشمنی اور جدائی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر زمانہ میں ایک روز بھی باقی ہوگا تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کھڑا کروں گا جو تیری عزت و آبرو کو قائم کرے گا اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤں گا۔“

(موعود اقوام عالم از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صفحہ 21,20)

(الاسلام لائبریری، مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008، خلافت علیٰ منہاج النبوہ ”خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا مفہوم“ از مسعود احمد شاہد، صفحہ 141)

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے متعلق حضرت شاہ اسمعیل صاحبؒ کی روایت:۔

حضرت شاہ اسماعیل صاحبؒ فرماتے ہیں:۔ پس جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سر بلند ہوتی ہے اور ائمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تخت خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے۔ اور وہی امام اس زمانے کا خلیفہ راشد ہے۔ اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ خلافتِ راشدہ کا زمانہ رسول مقبولؐ کے بعد تیس سال تک ہے۔ اس کے بعد سلطنت ہوگی تو اس سے مراد یہ ہے کہ خلافت راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیام قیامت تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس! بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافتِ راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہوگی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافتِ راشدہ کبھی آ ہی نہیں سکتی بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔“

(منصبِ خلافت از حضرت شاہ اسمٰعیل شہید صفحہ 118,117 ایڈیشن 1994)

(الاسلام لائبریری، مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008، خلافت علیٰ منہاج النبوہ ”خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا مفہوم“ از مسعود احمد شاہد، صفحہ 143)

خلافت حضرت امام مہدیؑ:۔

اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کی خلافت، خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی۔ یعنی وہ خلافت ”منتظمہ محفوظہ“ ہوگی۔

حضرت شاہ اسماعیل شہید اپنی ایک فارسی تصنیف میں (جسکا ترجمہ حکیم محمد حسین علوی صاحب نے 1949 میں لاہور سے شائع کیا تھا اور اسی ترجمہ سے یہ اقتباسات اردو میں یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ”خلیفہ راشد وہ شخص ہے جو صاحب منصب امامت ہو۔ اور سیاست ایمانی کے معاملات اس سے ظاہر ہوں، جو اس منصب تک پہنچا وہی خلیفہ راشد ہے۔ خواہ زمانہ سابق میں ظاہر ہوا، خواہ موجودہ زمانہ میں ہو، خواہ اوائل اُمّت میں ہو، خواہ اسکے آخر میں، خواہ فاطمی نسل سے ہو یا ہاشمی سے، خواہ نسل قصی سے ہو، خواہ نسل قریش سے۔ اس لفظ خلیفہ کو بمنزلہ لفظ خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ، یا صدیق اکبر، فارقِ اعظم، ذوالنورین، مرتضٰی، مجتبٰی اور سید الشہدا یا انکی مانند شمار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لقب بزرگانِ دین میں سے ایک خاص بزرگ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس لقب کے اطلاق سے اسی بزرگ کی ذات تصوّر کی جاتی ہے اور اسی طرح یہ بھی نہ سمجھ لینا چاہئے کہ لفظ ”خلفائے راشدین“ خلفائے اربعہ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے انہی بزرگوں کی ذات تصوّر ہوتی ہے۔ ...بلکہ اس لقب کو بمنزلہ ولی اللہ، مجتہد، عالم، عابد، زاہد، فقیہ، محدث، متکلم، حافظ، بادشاہ، امیر یا وزیر کے تصوّر کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک خاص منصب پر دلالت نہیں رکھتا۔ جو کوئی بھی اس صفت سے متصف اور اس منصب پر قائم ہو وہی اس لقب سے ملقب ہوسکتا ہے۔ ...اگر دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن کہ لمبا کر دے اسے اللہ تعالیٰ یہاں تک کہ اُٹھاوے اللہ تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے میرے ہمنام اور اسکے باپ کا نام بھی میرے باپ کے ہمنام ہوگا۔ بھر جائے زمین خوبی اور انصاف سے، جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جور سے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ”شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کے پاس آکر بیعت کریں گے۔“ نیز وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ”مہدی علیہ السلام خلق میں میرے مشابہ ہوں گے۔“

(منصبِ خلافت از حضرت شاہ اسمٰعیل شہید صفحہ 118,117 ایڈیشن 1994)

(الاسلام لائبریری، مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008، خلافت علیٰ منہاج النبوہ ”خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا مفہوم“ از مسعود احمد شاہد، صفحہ 143, 144)

ظہور امام مہدی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات:۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ”ایسا ہی مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمدؐ مہدی آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو۔ یہ خیال قلّت تدبّر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔ لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا۔ لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا...۔ باوجودیکہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو کہ جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اسکی کے مسیح ابن مریم کہنا چاہئے۔ دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضروری ہو۔ کیا وہ خود مہدی نہیں ہے؟ کیا وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پاکر نہیں آیا؟ کیا اس کے پاس اس قدر جواہرات وخزائن و اموال، معارف و دقائق نہیں ہیں۔ کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں اور اس قدر انکا دامن بھر جائے جو قبول کرنے کی جگہ نہ رہے۔ پس اگر یہ سچ ہے تو اس وقت دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ صرف امامین موصوفین کا ہی مذہب نہیں۔ بلکہ ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ **لامھدی الا عیسٰی** یعنی بجز عیسٰی کے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔ اور یوں تو ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں اور ممکن ہے کہ امام محمدؐ کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو لیکن جس طرز سے عوام کے خیال میں ہے اس کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔ چنانچہ یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں اکثر محقق یہی رائے ظاہر کرتے آئے ہیں۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 378,379 ایڈیشن 2008)

خلافت علی منہاج النبوّۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے براہین احمدیہ میں فرمایا:۔ ”خدا نے تم میں سے بعض نیکوکار ایمانداروں کے لئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے۔ کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کرے گا۔ انہیں کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے اور انکے دین کو کہ جو اُن کیلئے اس نے پسند کرلیا ہے یعنی دین اسلام کو زمین پر جما دے گا اور مستحکم اور قائم کر دے گا اور بعد اس کے کہ ایماندار خوف کی حالت میں ہونگے یعنی بعد اس وقت کے کہ جب بباعث وفات حضرت خاتم

Vol.19 Monthly Khadija Germany Issue-5.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat@ lajna.de

الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خوف دامنگیر ہوگا کہ شاید اب دین تباہ نہ ہو جائے تو اس خوف اور اندیشہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ خلافتِ حقہ کو قائم کر کے مسلمانوں کو اندیشہ ابتری دین سے بے غم اور امن کی حالت میں کر دے گا۔ وہ خالصاً میری پرستش کریں گے اور مجھ سے کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ یہ تو ظاہری طور پر بشارت ہے مگر جیسا کہ آیاتِ قرآنیہ میں عادتِ الٰہیہ جاری ہے اس کے نیچے ایک باطنی معنے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ باطنی طور پر ان آیات میں خلافتِ روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ ہر یک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہیہ دلوں سے اٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رو بہ دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھ پر روحانی طور پر نصرت اور فتح دین کی ظاہر ہو۔ اور حق کی عزت اور باطل کی ذلّت ہو تا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر عود کرتا رہے۔ اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 260، بقیہ حاشیہ نمبر 11، ایڈیشن 2008)

ایک اور جگہ اسی مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔ ’’... خدا وعدہ دے چکا ہے کہ اس دین میں رسول اللہ صلعم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا۔ اور قیامت تک اس کو قائم کرے گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم ہونے نہیں دے گا۔‘‘

(جنگِ مقدس روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 290 ایڈیشن 2008)

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشادات:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خلافت علی منھاج النبوۃ کے بارے میں فرمایا:۔ ’’ یَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ : خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ : یہ سچے خلیفہ کی صداقت کے نشان بتائے کہ ان میں تمکین دے گا۔ ان پر خوف بھی آئے گا۔ مگر وہ خوف امن سے بدلا جاوے گا بر خلاف اس کے جو ان کے منکر ہوئے وہ فاسق ہونگے۔ چنانچہ دیکھ لو کنجروں سے، رنڈیوں سے پوچھو تو اپنے تئیں اسی گروہ کی خادم بتاتی ہیں جو کافرِ ابوبکرؓ و عمرؓ ہے۔‘‘

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان جولائی 1910ء)

(الاسلام لائبریری، مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008، خلافت علی منہاج النبوہ ’’خلافت علی منہاج النبوہ کا مفہوم‘‘ از مسعود احمد شاہد، صفحہ 151)

’’اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں اور نیکو کاروں سے وعدہ کیا کہ انہیں سرزمین (مکہ) میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔ جیسا اُن سے پہلوں کو بنایا۔ اور وہ دین جو انکے لئے پسند کیا ہے اسے انکی خاطر مضبوط کر دے گا۔ اور انکے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ کہ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔‘‘

(فصل الخطاب حصہ دوم صفحہ 343 حاشیہ)

یہ پیش گوئی صحابہؓ کے حق میں ایسی پوری ہوئی کہ تاریخ عالم میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات:۔

آپؓ آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’کہ پہلی خلافتوں والی برکات مسلمانوں کو بھی ملیں گی اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ سلوک کیا وہی سلوک وہ امّت محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔ اگر کوئی کہے کہ پہلے تو خلافتِ ملوکیت کا بھی ذکر آتا ہے۔ پھر خلافت ملوکیت کا ذکر چھوڑ کر صرف خلافت نبوت کے ساتھ اس کی مشابہت کو کیوں مخصوص کیا گیا ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ بے شک مسلمانوں کے ساتھ بادشاہتوں کا بھی وعدہ ہے۔ مگر اس جگہ بادشاہت کا ذکر نہیں بلکہ صرف مذہبی نعمتوں کا ذکر ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 373-374)

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت:۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’سوا ے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنت کو ترک کر دیوے۔‘‘

(’’الوصیت‘‘، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305، ایڈیشن 2008)

’’دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیّین و اَئمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔‘‘

(سبز اشتہار، یکم دسمبر 1881، روحانی خزائن جلد 2، حاشیہ صفحہ 462، ایڈیشن 2008)

’’اور یہ پیش گوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کریگا...‘‘

(’’حقیقۃ الوحی‘‘، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 325، ایڈیشن 2008)

ولایت، امامت اور خلافت تا قیامت ہیں

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھُلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے انکا شمار خاص اللہ جل شانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ سلسلہ اَئمہ راشدین اور خلفائے ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا۔‘‘ (بحوالہ بدر جون 1906 صفحہ 3)

(الاسلام لائبریری، مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008، ’’خلافت دائمی ہے‘‘ صفحہ 72)

یہ سلسلۂ خلافت ہمیشہ کے لئے ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ’’آنحضرتؐ نے تو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد سلسلہ خلافت کو ہمیشہ کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اب میں اس طرف آتا ہوں، وہ ضمنی باتیں تھیں کہ خلافت جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رہنی ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اسکو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اسکی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ اور یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔

پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جو سلسلۂ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا، یہ دائمی ہے۔ اور یہ الٰہی تقدیر ہے۔ اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔ یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب ان شاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے اور اسکا آنحضرتؐ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیش گوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپؐ ہی کی پیش گوئی کے مطابق ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل، 10 تا 16 جون 2005ء صفحہ 6)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

’’...اور یہ وصیّت کرتا ہوں کہ تمہارا اِعتِصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے۔...

...چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے اِمام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام اِرادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو اِمام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ اِستغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔‘‘

(خطباتِ نور، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، صفحہ: 131 ایڈیشن چہارم 2003ء نظارت نشر و اشاعت قادیان)

●-●-●-●-●-●-●

حضرت خلیفۃ المسیح الثّانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

’’پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔ اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔... تمہارے لیے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔‘‘ (از الفضل انٹرنیشنل 13/مئی 2005ء، صفحہ: 4)